برطانوی وزیراعظم کہتے ہیں۔۔

مسلم بوسنیا کا خاتمہ

مستقبل میں ایک مستحکم یورپ کیلئے لازمی ہے

دنیا کے باخبر افراد بالخصوص مسلم مبصرین کی طرف سے یہ جو کہا جاتا ہے کہ بوسنیا ہرزے گووینا کے سوال پر امن مذاکرات اور اقوام متحدہ کی جانب سے قیام امن کی کوشش محض ایک ڈھونگ ہے، تماشہ ہے، تو یہ یوں ہی نہیں کہا جاتا بلکہ اس کی ٹھوس بنیادیں موجود ہیں۔ حالات و واقعات کا سلسلہ زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ یورپ کے قلب میں واقع اس مسلم مملکت کے خاتمے کی کوششوں میں پورا یورپ اور امریکہ شریک ہے، امن مذاکرات کو طول دینے کا مقصد صرف سربوں کو زیادہ سے زیادہ مسلح کر کے جارحیت کا موقع فراہم کرنا ہے۔ امریکہ کی دو نئی کالونیاں یعنی برطانیہ اور روس اس میں پیش پیش ہیں، خاص طور سے برطانیہ جس نے اپنے ایک سیاست دان کو "امن کوششوں" کے نام پر مسلمانوں کو کمزور سے کمزور تر کرنے اور سربوں کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی ذمہ داری سونپ رکھی ہے، مغرب کی اس سازش کے بارے میں یہ محض قیاس آرائی یا الزام تو پہلے بھی نہیں تھا، صورت حال گواہ تھی کہ وہاں درحقیقت کیا ہو رہا ہے، مگر اب برطانوی وزیراعظم کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا گیا ہے، جان میجر کے ایک خط نے جو وزیر خارجہ ڈگلس ہاگ کے نام لکھا گیا تھا مغرب کی سازش کو بے نقاب کر دیا ہے، میجر نے یہ خط اسی سال ۲/ مئی کو لکھا تھا، یہ خط برطانوی وزیراعظم کے دفتر کے ایک ملازم کے ذریعہ باہر نکلا اور کسی طرح بوسنیا کی حکومت تک پہنچ گیا۔ سب سے پہلے یہ خط بوسنیا کے اخبار "لیلین" میں شائع ہوا اور پھر عام ہو گیا کئی اخباروں نے اس کا عکس اور متن شائع کیا ہے، ہمیں خط کی فوٹو کاپی ملیالم روزنامے "مادھیا مکم" نے فراہم کی ہے، متن کا ترجمہ پڑھیئے اور دیکھئے ایک طرف مغرب کی عیاری و مکاری اور دوسری طرف مسلم حکمرانوں کی بے بسی۔

۱۰۔ڈاؤننگ اسٹریٹ وزیراعظم، لندن، SW-1-A 2AA ۲ / مئی ۱۹۹۳ء

بنام: ڈگلس ہاگ، وزیر مملکت، دفتر خارجہ و دولت مشترکہ، لندن SW-1-A2AA

ڈیر ڈگلس!

سابق یوگوسلاویہ کے علاقے "بوسنیا ہرزے گووینا" کی حالیہ اور ماضی کی صورت حال کے بارے میں آپ کی تفصیلی رپورٹ پر آپ کا شکریہ، آپ اس سلسلہ میں کابینہ میں مباحث اور دیگر موقعوں پر ہونے والے مذاکرات سے بخوبی واقف ہیں اور آپ کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ ان مباحث کی روشنی میں ملکہ عالیہ کی حکومت نے جو پالیسی طے کی تھی اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے، اس پالیسی کے نکات مندرجہ ذیل تھے:

۱۔ ہم بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں کو مسلح کرنے یا انہیں بھاری اسلحہ کی تربیت دینے کے کسی بھی پروگرام پر اب یا مستقبل میں متفق نہیں ہو سکتے۔

۲۔ ہم اس علاقے میں اسلحہ کی سپلائی پر عائد اقوام متحدہ کی پابندی کو نافذ کرنے اور اس مقصد کے لئے طاقت استعمال کرنے کے پروگرام پر مستقل عمل کرتے رہیں گے، ہمیں معلوم ہے کہ یونان، روس اور بلغاریہ کی طرف سے سربیا کو اسلحہ مل رہا ہے، اور جرمنی، آسٹریلیا، سلووینیا حتی کہ ویٹی کن (پوپ جان پال کا شہر کیتھولک عیسائیوں کی ریاست) کروشیائی افواج کے ساتھ ایسا ہی تعاون کر رہے ہیں اس کے باوجود ہم اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ پابندی پر عمل کرانے کی کوشش کریں گے، اس ضمن میں یہ بات بنیادی اہمیت رکھتی ہے کہ ہم اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی بھی اسلامی ملک یا اسلامی گروہ کی طرف سے بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ فراہم کرنے کی کوشش کامیاب نہ ہو سکے۔

جب تک صورتحال کا واضح نتیجہ بوسنیا ہرزے گووینا کی تقسیم اور یورپ میں ممکنہ "اسلامی حکومت / ریاست کی (جسے ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا) تباہی کی صورت میں نکل نہیں آتا ہم اس پالیسی پر عمل پیرا رہیں گے، مزید برآں سابق سوویت یونین کے خلاف افغان جنگجوؤں (فائٹرس) کو مسلح کرنے، انہیں تربیت اور انہیں "اسلامی جنگجو" بنا دینے کی غلطی کو دنیا کے دیگر حصوں مثلاً۔بوسنیا میں ہرزے گووینا میں ہرگز نہیں

دہرایا جائے گا، ایسا کرنے سے مستقبل میں وہ مسلم آبادی ہمارے لئے خطرہ بن جائے گی جو ہجرت کر کے مختلف یورپی ممالک یا شمالی امریکہ مین آباد ہو چکی ہے۔ میں آپ کو ایران کے حوالے سے ایک امریکی دستاویز بھی ارسال کر رہا ہوں، اسے ملاحظہ فرمالیجئے۔ یہ رپورٹ یکم ستمبر ۱۹۹۲ء کی تیار کردہ ہے۔ موجودہ صورت حال میں اس رپورٹ میں درج ہدایات پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے، چنانچہ مغربی ممالک اور بالخصوص برطانیہ میں مقیم آبادی پر ہمارے داخلی سلامتی کے محکمہ کو کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔

۲۔ سابق یوگوسلاویہ میں جب تک صورت حال غیر یقینی ہے ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا ہو گا کہ کوئی اسلامی ملک مغرب کی اس متفقہ پالیسی کی مخالفت نہ کر سکے، ترکی پر بطور خاص نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ وانس اووین نمائشی امن مذاکرات کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہنا چاہی جبتک کہ بوسنیا ہرزیگووینا کا ایک آزاد ریاست کے بطور خاتمہ نہ ہو جائے اور اس کی آبادی کو اپنی زمین سے مکمل طور پر مٹا نہ دیا جائے، ہو سکتا ہے کہ یہ ایک سخت پالیسی محسوس ہو، مگر میں آپ سے اور پالیسی ساز ادارے ایف سی او، اور مسلح فورسز کو زور دے کر کہتا ہوں کہ یہی "ریئل پالٹیکس" (حقیقی سیاست) ہے جو مستقبل میں ایک مستحکم یورپ کیلئے لازمی ہے جس کا اخلاقی نظام "عیسائی تہذیب و اقدار" پر قائم ہے، اور رہنا چاہیئے۔ میں آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ شمالی امریکہ اور عمل کے لئے عائد پابندی کو ختم ہونے دیں گے، مغرب میں مقیم مسلمانوں کو ہم یہ باور کرا دینا چاہتے ہیں کہ انہیں "نئے عالمی نظام" کی مخالفت نہیں کرنا چاہیئے نیز ہم ان پر یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ "نام نہاد" مسلم حکومتوں کی بے حسی و بے عملی کیوجہ سے دنیا کی کوئی طاقت بوسنیا ہرزے گووینا کو تباہی سے نہیں بچا سکتی، انہیں یہ بھی معلوم ہو جانا چاہیئے کہ وہ پندرہ جنوری ۹۳ء کے اسلامی کانفرنس کے منصوبوں پر عمل کرانے سکتا۔ ہماری ان مخالفت کا دم نہیں ہے کیونکہ ہم ہی ان کی حکومتوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

میں یہ جانتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپ کے احساسات میرے اور وزیر دفاع کے احساسات سے میل نہیں کھاتے یا آپ کا موقف اتنا واضح اور دو ٹوک نہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ میں ہمارے موقف میں ہم آہنگی پائی جائے اور ہم متحد الخیال ہوں عوام بھی اس کو محسوس کریں، اس کی ضرورت یوں بھی محسوس ہوتی ہے کہ سابق وزیر اعظم مسز مارگیٹ تھیچر اس کی مخالفت کر چکی ہیں، مجھے امید ہے کہ حکومت کے تمام ارکان کابینہ کے کے فیصلوں کی پابندی اور اس کا احترام کریں گے۔ (بشکریہ دعوت دہلی)